اَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

دار الامان قادیان

ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ نمبر ۵۳۸۱ [illegible]

[illegible]

یوم چہارشنبہ

جلد ۲۸ | ۹ ماہ اخاء ۱۳۱۹ ھش | ۷ رمضان ۱۳۵۹ ھ | ۹ اکتوبر ۱۹۴۰ء | نمبر ۲۲۹

123

جماعت احمدیہ اور سیاسی تحریکات

جیسا کہ بارہا بتایا جا چکا ہے۔ غیر مبایعین نے جماعت احمدیہ اور اس کے اولوالعزم امام کے خلاف جذبات پیدا کرنے کے لئے بعض بالکل غلط اور بے بنیاد باتیں منسوب کر رکھی ہیں۔ یا بعض صحیح باتوں کو رنگ دے کر خواہ مخواہ اعتراض کی صورت پیدا کر دی ہے۔ اور وہ ہمیشہ ان کا اعادہ کرتے رہتے ہیں۔ بیسیوں نہیں سینکڑوں مرتبہ ان کی تردید کی گئی۔ اور اظہار حقیقت کیا جا چکا ہے۔ گو اس کا اثر تو اس پر ہو جو واقعی کسی غلط فہمی کا شکار ہو لیکن جو شخص عمداً اس طریق پر کاربند ہو۔ اس پر حقائق کا کیا اثر ہو سکتا ہے۔

ایسے ہی اعتراضات میں سے ایک اعتراض یہ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ اپنے اصل مقصد کو فراموش کر کے سیاسیات میں الجھ گئی ہے۔ اور غیر مبایعین اس کا اعادہ اکثر کرتے رہتے ہیں۔ ۳۰ ستمبر کے پیغام میں "سیاسیات اور احمدیت" کے عنوان سے جو مقالہ درج ہوا ہے۔ اس میں احمدیت کی غرض و غایت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں اس کے قیام کا مقصد بیان کرنے کے بعد جہاں اپنی پارٹی کو اس کے مطابق چلنے والا قرار دیا گیا ہے وہاں یہ دعوے بھی کیا گیا ہے۔ کہ:-

"جناب میاں صاحب خلیفہ قادیان نے یقیناً سیاسیات میں حصہ لینے کی کوشش کی ہے۔ لیکن یہ جناب میاں صاحب کے ذاتی رجحانات کی وجہ سے ہے"

اپنے متعلق لکھا ہے:-

"خدا تعالےٰ کا فضل ہے جماعت احمدیہ لاہور تحریک احمدیت کے حقیقی اغراض و مقاصد پر نہایت شدت سے کاربند ہے اور بڑی محنت سے انہیں بروئے کار لا رہی ہے"

اس کے ثبوت میں کہا گیا ہے۔ کہ:-

"مغربی دنیا میں جہاں بھی مادی اور سیاسی تحریکات کے مراکز ہیں۔ وہاں اسلام کا اخلاقی اور روحانی پیغام پہونچایا ہے۔ اس کا لٹریچر اور داعی اکناف عالم میں قرآن کو سینوں سے لگائے ہوئے پہونچے ہیں۔ اور اس کے رسول کا نام بلند ہوا ہے"

لیکن اگر واقعات کو عمداً نظر انداز کرنا مقصود نہ ہو۔ تو کیا معاصر "پیغام صلح" اس حقیقت سے ناآشنا ہے۔ کہ دنیا میں مادی اور سیاسی تحریکات کے مراکز میں جماعت احمدیہ کے مشن قائم ہیں۔ اور اہل پیغام کی نسبت زیادہ ہیں۔ پھر جماعت احمدیہ کے داعی اہل پیغام کی نسبت بہت زیادہ تعداد میں اکناف عالم میں پہونچے ہیں۔ اور ان سے بہت زیادہ تعداد میں لوگوں کو حلقہ بگوش اسلام کر رہے ہیں۔

"پیغام صلح" ہمیشہ یہ اعتراض کرتا ہے کہ جماعت احمدیہ احمدیت کو بدنام کر رہی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم سے دُور جا پڑی ہے۔ اور کہ حقیقی احمدیت کے حامل اہل پیغام ہی ہیں۔ ہم نے ہمیشہ اس کے جواب میں کہا ہے۔ کہ اگر یہ واقعہ ہے تو پھر لوگوں کو زیادہ تعداد میں ان کے ساتھ شامل ہونا چاہیئے۔ اور ان سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کے ہاتھ پر بیعت کرنے والوں کی فہرست چھاپ دیں جس کے مقابل پر ہم ان لوگوں کے نام شائع کر دینگے۔ جو اس عرصہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کر چکے ہیں۔ اور اس طرح فیصلہ نہایت آسانی سے ہو جائے گا لیکن افسوس ہے۔ کہ معاصر "پیغام" کو آج تک اس آسان صورت فیصلہ کی طرف آنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ اسی طرح اگر اس کا یہ دعوے صحیح ہے۔ کہ مغرب میں اسلام کی اشاعت کے کام میں کوئی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ تو کام کے نتائج پر فیصلہ نہایت آسانی سے ہو سکتا ہے۔ دونوں کے آغاز کام کا وقت ایک ہی ہے۔ اس کے بعد جماعت احمدیہ بقول پیغام سیاسیات میں الجھ گئی۔ اور وہ تحریک احمدیت کے حقیقی اغراض و مقاصد کی تکمیل میں ہمہ تن لگے رہے۔ پس لازماً ان کی مساعی کے نتائج ہمارے مقابلہ میں زیادہ شاندار ہونے چاہئیں۔ لیکن اگر حقیقت اس کے خلاف ہو۔ تو "پیغام" کا یہ دعوے بالکل غلط ثابت ہوگا اور پھر یہ قطعاً صحیح نہیں۔ کہ ہم نے سیاسیات میں کوئی وقت ضائع کیا۔ یا اپنی کوششوں کو اس طرف لگا دیا۔ اور اپنی سرگرمیوں کا رُخ اس طرف پھیر دیا۔ ہم خدا تعالےٰ کے فضل سے اسی رستہ پر گامزن ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمارے لئے تجویز فرمایا۔ اور اسلام کی اشاعت و سربلندی کے لئے اپنا سب کچھ وقف کئے ہوئے ہیں۔ لیکن اس کے یہ معنے نہیں کہ ادھر اُدھر دیکھنا بھی گناہ ہے۔ ہم مسلم اکثریت کا ایک قلیل جزو ہیں۔ اور اس کے مفاد کے ساتھ ہمارے مفاد وابستہ ہیں۔ پھر ہم ایک متمدن دُنیا میں رہتے ہیں ایک ایسا پارٹ کے جزو ہیں۔ اور مختلف سلسلوں سے اس طرح وابستہ ہیں کہ ایک دوسرے سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اور اس وجہ سے اپنے ماحول کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشاعت وحفاظتِ اسلام کے لئے یہ امر نہائت ضروری ہے۔ کہ ہم ان تحریکات کو زیر نظر رکھیں۔ ان کی سرگرمیوں پر نگاہ رکھیں۔ جو اسلام کے خلاف کام کر رہی ہے۔ یا جن کی مساعی کا اسلام پر مضر اثرات پڑنے کا امکان ہو سکتا ہے پھر اسلام کی حفاظت کے لئے جماعت احمدیہ کے نظام کی مضبوطی بھی نہائت ضروری چیز ہے۔ اور جب تک اس کا خاص طور پر خیال نہ رکھا جائے۔ اس کی تنظیم کو زیادہ سے زیادہ مضبوط تر کیا جائے۔ یہ کام احسن طور پر نہیں چل سکتا۔ اور اگر چل بھی پڑے۔ تو مستقل اور پائیدار صورت اختیار نہیں کر سکتا۔ جماعت احمدیہ کے معزز اور باوقار ہونے کا بھی ہمارے مشن پر نہائت گہرا اثر پڑتا ہے۔ اور اس لئے ان سب باتوں کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ اگر ان باتوں کا نام پیغام صلح کے نزدیک سیاست ہے۔ تو یہ اس کی غلط فہمی ہے۔ اگر ہم کبھی کسی ایسی بات میں دخل دیتے ہیں۔ جو بادی النظر میں تحریک احمدیت کے حقیقی اغراض ومقاصد سے غیر متعلق دکھائی دیتی ہو۔ تو یہ اس لئے نہیں۔ کہ ہم نے اپنا رُخ تبدیل کر لیا۔ بلکہ صرف اس لئے کہ اصل مقصد کے حصول کے لئے آسانی اور سہولت پیدا ہو۔ رستہ آسان ہو جائے۔ اور حقیقی اغراض کی تکمیل میں اس سے مدد مل سکے۔ ورنہ ہمارا اصل کام وہی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مقرر فرمایا۔ اور دونوں کے کام کے نتائج اس امر پر شاہد ہیں۔ کہ ہم اپنے حقیقی کام کو جس طرح سرانجام دے رہے ہیں۔ وہی دراصل صحیح اور موثر ترین طریق کار ہے۔

پیغام صلح نے اعتراض کے شوق میں تو ہم پر یہ اعتراض کر دیا۔ لیکن خود ان سطور کو سپرد قلم کرنے سے باز نہ رہ سکا کہ:۔

”ہم بحیثیت مسلمان کے بعض ایسی تحریکات کے مؤید ضرور ہیں۔ جن سے مسلمانوں کے مفاد وابستہ ہیں۔ لیکن ہم صرف سیاست کو ہی اپنا مقصد نہیں سمجھتے۔ بلکہ ہمارا مقصد اس سے بہت بلند ہے“

پس جس صورت میں وُہ خود تسلیم کرتا ہے۔ کہ بعض تحریکات کی تائید ضروری ہے۔ تو ہماری طرف سے اسی چیز کو سیاست میں الجھ کر رہ جانا قرار دینا شدید ناانصافی ہے۔ ہاں اگر وُہ کسی طرح یہ ثابت کر سکے۔ کہ ہم نے صرف سیاست کو ہی اپنا مقصد قرار دے لیا ہے۔ تو بے شک اسے حق حاصل ہے۔ کہ ہم پر یہ اعتراض کرے۔

سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی علالت

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کئی ماہ سے بیمار ہیں۔ ان کی علالت کی خبر قریباً روزانہ الفضل میں شائع ہوتی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست بھی ہوتی ہے میں یہ تو نہیں کہتا۔ کہ تمام احباب اس درخواست کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ مگر چونکہ عام طور پر دیکھا جاتا ہے۔ کہ جو بات بار بار کہی جائے۔ وہ عام ہونے کی وجہ سے معمولی سمجھ لی جاتی ہے۔ اور خاص توجہ کا موجب نہیں بنتی۔ اس لئے میں احباب کی توجہ خاص کے لئے عرض کرتا ہوں۔ کہ سیدہ ممدوحہ کو اس قدر لمبے عرصہ سے یہ تکلیف لگاتار چلی آ رہی ہے اس قدر لمبے وقت سے کسی کا بیمار چلے آنا کوئی معمولی بات نہیں رہ جاتی۔ حضرت ممدوحہ کی بیماری کا باوجود علاج کے قائم رہنا بتلاتا ہے۔ کہ یہ سخت تکلیف دہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ ان کا ہی دل گردہ ہے۔ کہ اس قدر لمبے عرصہ سے مختلف اعضاء میں بیماری کے حملوں کو برداشت کرتی چلی آتی ہیں۔ اور میرا یہ بھی خیال ہے۔ کہ جو احباب دردِ دل سے دعا کرتے ہیں۔ ان کی دعاؤں کی برکت سے ہی اس قدر امراض کے حملوں کی برداشت ملی جاتی ہے۔ سو ایسے احباب قابلِ شکریہ ہیں۔ مگر میں احباب کو یہ بھی بتلا دیتا ہوں۔ کہ حضرت ممدوحہ ہمیشہ مخلص احباب کی دعاؤں کی آرزومند رہتی ہیں۔ اور ان کو پورا یقین ہے۔ کہ اگر احباب دردِ دل سے دعاؤں میں لگ جائیں۔ تو اللہ تعالےٰ کے فضل اور رحم سے صحت حاصل ہو جانے کی امید ہے۔ حضرت ممدوحہ کے شوہر وُہ ہیں۔ جو سب احباب کے محبوب ہیں۔ اور جو سب کے لئے دعائیں فرماتے ہیں۔

حضرت ممدوحہ کے والد حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب رضؓ تمام احباب جماعت کے لئے دعائیں کرنے والے تھے۔ اور حضرت ممدوحہ تمام بہن بھائیوں کی بہی خواہ اور دعا کرنے والی ہیں۔ پس اس کے بعد اور کونسی بات رہ جاتی ہے۔ کہ احباب کے دل ان کے لئے تڑپ کر دعا نہ کریں۔

خاکسار حشمت اللہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ ماہ اخاء ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو آج دردِ نقرس کا دورہ ہو گیا ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ صحت کاملہ کے لئے دُعا کی جائے۔

دُعائے مغفرت } (۱) چودھری فضل الرحمٰن صاحب قمر سامانہ کی اہلیہ صاحبہ ۳ اکتوبر ۱۹۴۰ء کو وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون (۲) چودھری غلام حسین صاحب بی۔ ای۔ ایس۔ پنشنر آف جھنگ کی ہمشیرہ صاحبہ ۳ تبوک (۳ ستمبر) وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون احباب ان کے لئے دُعائے مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبرِ جمیل کی دُعا کریں۔

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دُعا } (۱) مرزا عبدالرحیم صاحب امرتسر کی ہمشیرہ محمودہ بیگم صاحبہ عرصہ چھ ماہ سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ (۲) شیخ نسیم اللہ صاحب پسر شیخ نعمت اللہ خانصاحب عرصہ چار ماہ سے بیمار ہیں (۳) میاں ولائت حسین صاحب دوکاندار قادیان کی لڑکی ایک عرصہ سے بیمار اور بہت لاغر ہو چکی ہے کہ دعائے صحت کی جائے۔

ہدیۂ تبریک } جناب چودھری عبدالاحد صاحب ایم۔ ایس سی کی شاندار کامیابی پر مجلس خدام الاحمدیہ لائل پور کا ایک غیر معمولی اجلاس ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا گیا:۔ مجلس خدام الاحمدیہ کا یہ غیر معمولی اجلاس جناب چودھری عبدالاحد صاحب کی خدمت میں ان کی شاندار کامیابی پر جس میں انہوں نے پنجاب یونیورسٹی کے پچھلے پچاس سال کا ایم۔ ایس۔ سی (M. S. C.) کا ریکارڈ مات کیا ہے۔ ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہے۔ اور خلوص دل سے دعا کرتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ چودھری صاحب کے وجود کو سلسلہ کے لئے مفید بنائے۔ اور انہیں اعلےٰ ترقیات سے نوازے۔

خاکسار شیخ محمد یوسف قائد مجلس خدام الاحمدیہ لائل پور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرقۂ اہلِ حدیث اور خلافت و امارت

احمدیت کے مقابلہ میں مسلمانوں کے مختلف فرقوں نے بارہا اس امر کی کوشش کی۔ کہ اپنی اپنی جماعتوں کو منظم کر کے ایک قائد یا خلیفہ یا امیر منتخب کریں۔ لیکن ہر بار وُہ اپنے اس ارادہ میں ناکام ہُوئے۔ فرقۂ اہلِ حدیث کے نزدیک بھی یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ من مات ولیس فی عنقہ بیعۃ مات میتۃ جاھلیۃ۔ یعنی جس شخص کو اس حالت میں موت آجائے۔ کہ اس نے کسی امام کی بیعت نہ کی ہوئی ہو۔ وُہ جہالت کی موت مرتا ہے۔ اس لئے اہلِ حدیث کے اربابِ حل و عقد کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے۔ کہ وُہ کوئی ایسا امام۔ یا امیر المسلمین مقرر کریں۔ جو بموجب فرمانِ نبوی واجب الاطاعت ہو۔ اور تمام دُنیا کے اہلِ حدیث اسے اپنا مذہبی راہنما اور پیشوا تسلیم کرلیں۔ سنہ ۱۹۳۰ء میں بھی پنجاب کے مشاہیر علماء نے موضع کیرپور ضلع امرتسر میں اکٹھے ہوکر اس امر پر اتفاق کیا۔ کہ سید محمد شریف صاحب گھڑیالوی ضلع لاہور کو امیر المسلمین مقرر کر لیا جائے۔ چنانچہ ان کو "امیر" تسلیم کرلیا گیا۔ حتیٰ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے بھی سید صاحب کے احکام کی اطاعت کے بارہ میں ایک تحریری بیان لکھ دیا۔ سلطان ابن سعود نے بھی بقول "اہلحدیث" بیعت قبول کرلی اس پر اہلِ حدیث بہت خوش ہُوئے۔ اور پنجاب میں اپنی اس چند روزہ خلافت و امارت کے زعم میں اس قدر طوفانِ بے تمیزی برپا کیا۔ کہ الامان۔ کبھی شیعوں کو چیلنج کیا۔ کبھی چکڑالویوں کو دعوتِ مناظرہ دی۔ کبھی پادریوں کو للکارا۔ اور احمدیوں کے مقابل میں تو اپنی اس مزعومہ خلافت و امارت کو اس قدر کثرت سے پیش کیا۔ کہ خدا کی پناہ۔ ان ایام میں ہر مجلس میں یہ ذکر کرتے کہ اگر قادیانیوں کا نظام ہے۔ تو کیا ہمارا نہیں۔ مگر خدا کی قدرت ابھی اس نئی امارت اور خلافت کو قائم ہوئے تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اور ایک جماعت اہلِ حدیث نے اس سے علیحدگی اختیار کرلی مولوی صاحب مذکور نے "اہلحدیث" ۸ جمادی الاول ۱۳۵۱ھ میں لکھا۔ کہ:-

"ہم اس کو جائز سمجھتے ہیں۔ کہ آجکل بھی امیر ہوسکتا ہے۔۔۔ مگر چند مندرجہ سوالات کا حل ہونا ضروری ہے۔ ۱۔ امیر میں قابلیت امارت شرط ہے یا نہیں؟ اگر قابلیت شرط ہے۔ تو قابلیت سے کیا مراد ہے؟ ۲۔ امیر ساری دُنیائے اسلام میں ایک ہو یا متعدد بھی جائز ہیں؟ ۳۔ ہندوستان سارا ایک ملک ہے یا چند ملک؟ ان چند ملکوں میں پنجاب بھی ایک ملک ہے یا نہیں؟ ۴۔ ہندوستان یا پنجاب میں متعدد امیر ہو سکتے ہیں؟ ۵۔ اگر ہوسکتے ہیں۔ تو اس کا ثبوت زمانہ سلف میں کیا ہے؟ ۶۔ نہیں ہوسکتے۔ تو آج سے پہلے جن اصحاب کو مجامع میں امیر بنایا گیا۔ خواہ اہل حدیث ہوں۔ یا احناف۔ کیا وُہ معزول ہوگئے۔ ۷۔ معزول ہوگئے۔ تو کس نے ان کو معزول کیا ۸۔ سب سے بڑی بات یہ ہے۔ کہ امیر جماعت محض نماز روزہ کرنے والا تہجد گزار ہو۔ یا اس میں قیادت کی اہلیت ہو؟"

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ان سوالات کا شائع ہونا تھا۔ کہ "امیر المسلمین" کے حامیوں کے حلقہ میں کھلبلی مچ گئی۔ اور انہوں نے مختلف مجالس اور اشتہارات میں مولوی صاحب کو کوسنا شروع کر دیا۔ چنانچہ ان اشتہاروں میں سے ایک اشتہار بعنوان "خلافت و امارت" میرے پاس ہے۔ اس میں یوسف ابراہیمی صاحب مدرس دارالعلوم امرتسر نے لکھا:-

"آج کون انکار کرسکتا ہے۔ کہ دُنیا میں کوئی قوم۔ کوئی جماعت۔ کوئی مجلس ترقی نہیں کرسکتی۔ جب تک کہ متحد ہو کر کوئی نہ کوئی اپنا قائد یا رہبر اختیار نہ کرے۔ دُنیا دیکھ چکی ہے۔ کہ رہنمائے قوم ہی تھے۔ کہ جنہوں نے بڑی بڑی طاقتور اور فرعون دماغ ہستیوں کو سربسجود کیا۔ اور انہوں نے اپنی کوششوں اور ہمتوں سے سوتی ہستی اور اندھی آنکھوں کے بہرے کانوں اور مردہ دلوں کے زندہ کرنے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑا۔ ٹھیک اسی طرح جبکہ دنیائے عالم میں کفر و شرک، بدعت و ضلالت کی لہریں موجزن تھیں۔ کسی ایسے ولی کامل و ریفارمر کی ضرورت تھی۔ جو پھر ایک بار اسلام کی چکی کو ایسے چلائے۔ کہ جیسے قرونِ اولیٰ میں چل کر کفر و شرک، بدعت و ضلالت کا نام و نشان نہ رہا۔ چنانچہ بارہا کوششیں کی گئیں۔ اور مجلسیں منعقد ہوئیں۔ کہ نظامِ عالم قائم کرنے کے لئے کوئی قائد یا خلیفہ یا امیر منتخب کیا جائے۔ کہ جس کی قیادت میں تمام جماعت متفقہ طور پر کام کرے۔ مگر جماعت کی بدقسمتی سے جب کبھی مجلس یا شوریٰ ہونے کا اتفاق ہُوا۔ تو سوائے نشستند و خوردند و برخاستند کے سوا کچھ ظہور نہ ہُوا۔ مگر مسلمان لاتقنطوا من رحمۃ اللہ کے لحاظ سے ناامید نہ ہُوئے۔ خصوصاً جماعت اہلحدیث اس امر میں نہایت کوشاں رہی۔ کہ ہم جب تک اپنا امیر و خلیفہ بموجب فرمانِ نبوی واجب الاطاعت کے کم از کم صوبہ پنجاب میں مقرر نہ کرلیں۔ چین کی نیند نہ سوئیں گے لہٰذا من جد وجد کے لحاظ سے موضع کیرپور ضلع امرتسر سنہ ۱۹۳۰ء میں صوبہ پنجاب کے مشاہیر علماء کو اس امر خلافت کے متعلق دعوت دی گئی۔ جس میں فاتح قادیان حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب و حضرت مولانا حافظ عبد اللہ صاحب روپڑی و شیخ الحدیث حضرت مولانا نیک محمد صاحب مدرس مدرسہ غزنویہ و حافظ الحفاظ حضرت مولانا محمد گوندلوی مولوی فاضل و دیگر بڑے بڑے علماء جن کے نام روئداد کیرپور میں موجود ہیں۔ بلایا گیا۔ تمام حضرات نے آپس میں بیٹھ کر اس امر پر غور کیا کہ آیا صوبہ پنجاب کے لئے کوئی صدر ہونا چاہیئے۔ یا مطابق سنت امیر المسلمین مقرر کیا جائے۔ چنانچہ بعد طویل گفتگو و صرف ایک اختلاف رائے کے حضرت شاہ صاحب محمد شریف گھڑیالوی ضلع لاہور امیر المسلمین مقرر کئے گئے۔ اور تمام حاضرین مجلس نے متفقہ طور پر بغیر اختلاف رائے کے حضرت امیر المسلمین کے احکام کی اطاعت کا اقرار کیا۔ حتیٰ کہ حضرت مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب نے بھی اقرار کنندگان میں تحریری بیان در بارہ اطاعت احکام لکھدیا۔ جس پر تمام مجلس نہایت خوش ہوئی۔۔۔۔۔۔ ان تمام امور کے طے ہونے اور تمام مشکلات کے حل ہونے کے بعد دیکھنے میں آرہا ہے۔ کہ کوئی تو اس سنت پر مخول اڑا رہا ہے۔ کوئی یہ شور مچا رہا ہے۔ کہ اس سنت کی بجائے ایک صدرِ مجلس ہونا چاہیئے تھا کوئی اپنا ڈھول بجا رہا ہے۔ کسی نے اپنے مطلب کو مطمح نظر بنا رکھا ہے۔ غرض طرح طرح کی روکاوٹیں پیش کر رہے ہیں۔ اور جو بالکل گیا گزرا منحوس الوجود ہے۔ وُہ ذاتیات پر اُتر آتا ہے۔

تعجب تو یہ ہے۔ کہ دعوے یہ ہے کہ ہم بغیر حدیث کے عمل نہیں کرتے۔ مگر آج دیکھا گیا۔ کہ جتنے اہلحدیث صوبہ پنجاب کے امارت کے تقرر کو سن چکے اور باوجود خبر پہونچنے کے انہوں نے حضرت امیر کی بیعت دست بدست یا بذریعہ خط نہیں کی۔ وُہ نام ہی کے اہل حدیث ہیں۔ اور جتنی ان کی فرداً فرداً کارروائی ہے۔ وہ کوئی خاص وقعت نہیں رکھتی۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سخت منع کیا کہ انسان جماعت کو چھوڑ کر اکیلا کام کرے۔ بلکہ فرمایا۔ علیکم بالجماعۃ۔ اور ید اللہ علی الجماعۃ۔

حیرت ہے۔ کہ حضرت امیر المسلمین شاہ صاحب کے تقرر سے پیشتر بارہا جماعت اہل حدیث نے امارت کی ضرورت کو محسوس کیا۔ اور کوششیں کی گئیں۔ مگر کامیاب نہ ہوئیں۔ لیکن جب مشیت خداوندی نے اپنے بندوں سے کام لینا چاہا۔ اور وُہ سنت کہ جس کے بغیر کوئی جماعت جماعت ہی نہیں ہوسکتی۔ اس پر عمل کرانے کے لئے حضرت شاہ صاحب کو امیر مقرر کیا گیا۔ تو بعض لوگوں کو کئی کئی طرح کے اعتراض سوجھ آئے۔"

اس اشتہار کے آخر میں جہاں اور فرقہ ہائے اسلام کو چیلنج کیا گیا ہے۔ وہاں احمدیوں کو بھی مخاطب کر کے لکھا گیا ہے۔ کہ "قادیانی حضرات کو بھی چیلنج ہے۔ کہ تمہیں اگر طاقت ہے۔ تو آئیے ہر پہلو سے تمہاری خاطر کرنے کو تیار ہوں۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرقہ اہلحدیث کے مندرجہ بالا الفاظ پکار پکار کر اس امر کا اظہار کر رہے ہیں۔ کہ "آج دنیائے اسلام میں کفر و شرک بدعت و ضلالت" کی لہریں موجزن ہیں۔ اور مسلمانوں کو "کسی ایسے ولی کامل و ریفارمر کی ضرورت ہے۔ جو پھر ایک بار اسلام کی چکی کو ایسے چلائے کہ جیسے قرنِ اولیٰ میں چلکر کفر و شرک و بدعت و ضلالت کا نام نشان نہ رہا"۔ چنانچہ اس غرض کے لئے انہوں نے ایک امیر المسلمین مقرر کیا۔ اور بڑے زور شور سے اس کے حق میں پروپیگنڈا کیا۔ مگر کیا وُہ اپنے اس مقصد میں کامیاب ہوئے؟ ہرگز نہیں آج نہ امیر نظر آتا ہے۔ نہ اس کی کوئی جماعت ہے۔ اور نہ ہی اس کام کا کوئی نشان موجود ہے۔ جس کے لئے "امیر المسلمین" مقرر کیا گیا تھا۔ لیکن جس جماعت کو انہوں نے مخاطب کر کے چیلنج کیا تھا۔ وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت فضل عمر امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے زیر قیادت دن رات ترقی کے منازل طے کر رہی ہے۔ پس کیا مسلمانوں میں سے کوئی ہے جو اس نمایاں نشان سے فائدہ اٹھائے۔ اور خدا کے مامور کی جماعت میں شامل ہو کر حدیث نبوی علیکم بالجماعۃ اور ید اللہ علی الجماعۃ کو پورا کرے۔

خاکسار شیخ عبد القادر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

ضرورت

(۱) ملتان سرکل میں نئی دوکانیں کھولنے کے لئے چار مستعد انگریزی دان نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ جو دوکان کے حسن انتظام کی قابلیت رکھتے ہوں۔ اور مبلغ ایک ہزار روپیہ نقد ضمانت داخل کر سکتے ہوں۔ خواہشمند دوست جو فن تجارت میں دلچسپی رکھتے ہوں۔ جلد از جلد نظارت ہذا میں درخواست بھجوا دیں (۲) ایک جگہ ڈسٹرکٹ بورڈ میں فی الحال چھ ماہ کے لئے ملتان سب اسسٹنٹ سرجن کی جگہ خالی ہے۔ اگر کوئی دوست خواہشمند ہوں۔ تو سرنامہ چھوڑ کر جلد از جلد اپنی درخواست دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔ تنخواہ مبلغ پچاس روپے ماہوار ہوگی ؛ ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ قادیان

جماعت احمدیہ کے ایک تبلیغی وفد کی شاندار کامیابی

گوالیار اور جھانسی میں تبلیغ اسلام کے خوشکن اثرات

گیانی عباد اللہ صاحب اور مولوی عبد المالک صاحب نے نظارت دعوۃ و تبلیغ کے حکم کے ماتحت گزشتہ دنوں گوالیار اور جھانسی کا دورہ کیا۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ان کی مساعی کے نتیجہ میں وسیع پیمانہ پر اسلام کی تبلیغ ہوئی اس بارہ میں مفصل رپورٹ درج ذیل کی جاتی ہے۔ (ایڈیٹر)

گیانی عباد اللہ صاحب لکھتے ہیں۔

خاکسار حسب ارشاد ۱۸/۹/۴۰ کو دارالامان سے روانہ ہوا۔ اور ۱۹/۹/۴۰ کو آگرہ پہونچا سٹیشن پر مولوی عبد المالک صاحب سے ملاقات ہوئی۔ آگرہ میں خاکسار کا قیام ۱۹/۹/۴۰ سے ۲۵/۹/۴۰ تک رہا۔ اس عرصہ میں مولوی عبد المالک خان صاحب مجھے اپنے دوستوں سے انفرادی طور پر ملاقات کراتے رہے۔ اور تبلیغ کا موقعہ بھی ملتا رہا۔ آگرہ میں مولوی صاحب موصوف کا حلقہ احباب بہت وسیع ہے۔ اور ہر طبقہ کے آدمی کے دل پر آپ کا علمی رعب ہے۔ خصوصاً کالجئیٹس سے آپ کی بہت ملاقات ہے۔ اور وہ آپ کو عزت و محبت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

یہاں خاکسار کو دو تقریریں کرنے کا موقعہ ملا۔ ایک تقریر انصار اللہ کے ہفتہ وار اجلاس میں تھی۔ جس میں بعض غیر مسلم بھی شامل تھے۔ اس تقریر کے دوسرے دن ایک غیر مسلم مجھے ملنے کے لئے آئے اور انہوں نے مزید باتیں دریافت کیں۔ کیونکہ میری یہ تقریر حضرت بابا نانک کی اسلام سے محبت پر تھی۔ دوسری تقریر پبلک تھی جو حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی جنگوں کے سلسلہ میں تھی۔ مولوی صاحب نے بھی اس پبلک جلسہ میں ایک تقریر کی۔ جو حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کی غرض پر مشتمل تھی۔ یہ جلسہ آگرہ کی جماعت کا سیرت النبی کا جلسہ تھا۔ کیونکہ مولوی صاحب امروہہ تشریف لے گئے تھے۔ اس لئے جلسہ بعد میں کیا گیا۔

۲۵/۹/۴۰ کو ہم آگرہ سے روانہ ہوئے اور گوالیار پہونچے۔ (گوالیار میں کوئی احمدی نہیں) ہم ایک غیر احمدی مقصود الحسن صاحب کے ہاں ٹھہرے۔ آپ نے ہمیں اپنے ہوٹل میں جگہ دی۔ اور کھانے وغیرہ کا بھی خود ہی انتظام کیا۔ یہاں ہمارا قیام ایک دن رہا۔ چونکہ وہ ایک ہندو ریاست تھی اور وہاں احمدی بھی کوئی نہ تھا۔ اس لئے ہم جلسہ کا انتظام نہ کر سکے۔ البتہ بعض ہندو پنڈتوں سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ اور ان سے حضرت کرشن کی آمد ثانی کے متعلق باتیں ہوتی رہیں۔ ایک پنڈت صاحب نے ہمیں صاف الفاظ میں کہا۔ کہ حضرت کرشن کی آمد ثانی کا یہ مطلب نہیں۔ کہ وہی کرشن دوبارہ تشریف لائیں گے۔ نجات یافتہ بزرگ دوبارہ دنیا میں تشریف نہیں لایا کرتے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ کوئی اور مہا پرش پرگٹ ہوگا۔ جو کرشن کی صفات اپنے اندر رکھتا ہوگا ؛

گوالیار سے ہم نے بعض ہندو کتب بھی خریدیں۔ کتب فروشوں کو جب یہ علم ہوا۔ کہ ہم حضرت کرشن کو خدا کا ایک مقدس نبی مانتے ہیں۔ تو وہ بہت خوش ہوئے۔ خدا کے فضل و کرم سے گوالیار میں انفرادی طور پر اچھا کام رہا۔ ہم یہاں کی تھیوسافیکل سوسائٹی کے لاج میں بھی گئے۔ اور وہاں پروفیسر بدری نرائن صاحب سے ملاقات ہوئی۔ جب ان کو یہ معلوم ہوا۔ کہ ہم احمدی ہیں۔ اور ہمارے عقائد میں سری کرشن اور دوسرے تمام بزرگوں کی تعظیم شامل ہے۔ تو آپ بہت خوش ہوئے۔ مولوی صاحب نے آپ کے سامنے کرشن جی پر عائد کردہ الزاموں کی تردید کی۔ تو آپ بہت محظوظ ہوئے۔ انہوں نے ہمیں تو سبر میں آنے کی دعوت دی۔ اور کہا کہ ہم ان دنوں ایک مذہبی کانفرنس کیا کرتے ہیں۔ حضرت بابا نانک صاحب کے متعلق بھی ان سے گفتگو ہوئی۔ جو ان کی مسرت کا باعث بنی۔ پروفیسر صاحب نے اس بات پر افسوس ظاہر کیا۔ کہ وقت بہت تنگ ہے۔ ورنہ میں یہاں آپ کے لیکچر کا انتظام کرتا۔ گوالیار ایک خوبصورت شہر ہے۔ اور تمام لوگ اپنے اپنے کاموں میں مستعدی سے مصروف رہتے ہیں ؛

۲۵/۹/۴۰ کو ہم گوالیار سے جھانسی روانہ ہوئے۔ راستہ میں بعض غیر مسلم دوستوں سے تبلیغی گفتگو ہوتی رہی۔ جب ہم جھانسی پہونچے۔ تو سٹیشن پر مکرم غلام احمد صاحب احمدی پسر محمد خالد صاحب سے ہماری ملاقات ہوئی۔ اور ان سے معلوم ہوا۔ کہ محمد خالد صاحب بمبئی تشریف لے گئے ہیں۔ اور تین چار دن کے بعد آئیں گے۔ ہمیں بہت ہی مایوسی ہوئی کیونکہ جھانسی میں وہی ایک احمدی تھے جن کے ذریعہ سے ہم نے تبلیغی جلسہ منعقد کرنا تھا ؛

جھانسی میں ہم بعض غیر احمدی دوستوں سے ملے۔ اور ان سے اپنا تعارف کرایا آخر عبد الباری صاحب وکیل سے ملاقات ہوئی۔ آپ جھانسی کے ایک علم دوست اور اہل اسلام کا درد رکھنے والے ہیں۔ آپ کا رسوخ بھی کافی ہے۔ انہوں نے پہلے ہم سے یہ سوال کیا۔ کہ آپ کے جھانسی آنے کی کیا غرض ہے۔ ہم نے جواباً کہا خدمتِ اسلام۔ اس پر پہلے تو انہوں نے بعض علمی سوال کئے۔ جو قرآن شریف کی تعلیم کے متعلق تھے۔ آخر ان پر احمدیت کا سکہ بیٹھ گیا۔ اور وہیں انہوں نے ایک کاغذ لیا۔ اور ایک اشتہار لکھا۔ جو بعد میں انہوں نے جھانسی کے ہندو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

125

مسلمانوں اور سکھوں کے دستخطوں سے شائع کروایا۔ یہ اشتہار حسب ذیل ہے:۔

ہندوستانیوں کے اتحاد کا راز

جھانسی کی پبلک خوش قسمت ہے۔ کہ ان کے شہر میں آجکل مسٹر آئی۔ یو گیانی و مسٹر اے ایک صاحبان تشریف لائے ہوئے ہیں۔ جن کو ذیل کے مضامین پر روشنی ڈالنے کے لئے راضی کر لیا گیا ہے امید ہے کہ جمیع اصحاب جوق جوق تشریف لائیں۔ اور ہندوستان کے اتحاد میں عملاً حصہ لیں۔ مضمون مسلمانوں۔ ہندوؤں۔ سکھوں و عیسائیوں میں جھگڑا مذہباً نہ ہونا چاہئیے۔ پہلا اجلاس زیر صدارت کشن سنگھ نامدھاری صاحب بمقام گوردوارہ سیپری بازار میں بروز سنیچر بتاریخ ۲۸ ستمبر کو ۸ بجے رات سے ۱۰ بجے تک۔ دوسرا اجلاس۔ مضمون مثل بالا زیر صدارت ڈاکٹر اتری صاحب بمقام پبلک لائبریری بروز اتوار بتاریخ ۲۹ ستمبر کو ۸ بجے سے ۱۱ بجے رات تک۔

المشتہر:۔ عبد الباری (عبد الباری) حکیم ریاض الدین۔ کرشن سنگھ نامدھاری۔ سیتل پانڈے۔ بوبوال اگروال خانچی۔ شیاما چرن نگم۔ کالی چرن نگم۔ ستیش چندر بنرجی۔ ڈاکٹر ایم۔ ایل۔ اتری۔

حسب اشتہار وہاں دو جلسے کئے گئے پہلا جلسہ سکھوں کے گوردوارہ کے قریب کیا گیا۔ جس میں ہم نے تقریریں کیں۔ مولوی عبد المالک خانصاحب نے حضرت کرشن علیہ السلام کی تعلیم اور سیرت پر تقریر کی۔ اور سری کرشن پر جو اعتراضات کئے جاتے ہیں ان کے جواب دئیے۔ اس کے علاوہ گیتا سے توحید کی تعلیم پیش کی۔ ہندو احباب نے اس بات کا اقرار کیا۔ کہ یہ باتیں ایسی ہیں جو ہمارے پنڈت بیان نہیں کرتے۔

اس کے بعد خاکسار نے پیارے نانک رح پر ایک تقریر کی۔ جس کا سکھوں پر خدا کے فضل و کرم سے یہ اثر تھا۔ کہ جب میں بلند آواز سے شبد پڑھتا تو سکھ جھومنے لگ جاتے۔ جھانسی میں سکھ کافی تعداد میں آباد ہیں۔ میں نے حضرت نانک رح کا خدا سے عشق اور مسلمانوں سے پیار خدا کے فضل سے وضاحت سے ثابت کیا۔ اور حضرت باوا نانک کی تعلیم سے خدا کی توحید پیش کی۔ اور آپ کی بیان کردہ خدائی صفات کی قرآن کی پیش کردہ صفات سے مطابقت دکھائی۔ اور اس کے ثبوت میں گرنتھ صاحب کے شبد۔ اور قرآن شریف کی آیات پیش کیں۔ یہ جلسہ ایک سکھ کی صدارت میں ہوا۔

آخر میں ڈاکٹر پرتاپ سنگھ صاحب جو وہاں کی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے صدر تھے۔ سٹیج پر تشریف لائے اور ہم سے بغل گیر ہوئے۔ جونہی انہوں نے میرے ساتھ معانقہ کیا۔ میں نے بلند آواز سے حضرت باوا نانک رح کا وہ شبد پڑھا۔ جو آپ نے شیخ فرید سے بغلگیر ہوتے وقت پڑھا تھا۔ اس کا بھی بہت اثر ہوا۔ اس وقت ایک عجیب منظر تھا۔ جب میں ایک سکھ سے بغلگیر ہو کر حضرت باوا نانک رح کا پیارا بھرا شبد پڑھ رہا تھا۔

بعد میں انہوں نے ایک مختصر تقریر کی۔ جس میں اس بات کا اقرار کیا۔ کہ گیانی صاحب کو سکھ مذہب کی ایسی واقفیت ہے۔ جو بہت کم سکھوں کو ہے۔ جلسہ کے اختتام پر انہوں نے ہمیں مٹھائی پیش کی۔ اور اصرار کیا کہ ہم کھائیں۔ ڈاکٹر صاحب اتنے خوش تھے کہ انہوں نے صاف الفاظ میں کہہ دیا کہ میں بھی مسلمان ہوں۔ غرض اس جلسہ کا وہاں کی پبلک پر بہت گہرا اثر ہوا۔ ہندو بھائی اس بات کے مقر تھے۔ کہ مولوی صاحب نے گیتا کی جو تفسیر بیان کی ہے وہ ایسی ہے۔ جو ہم نے پنڈتوں سے نہیں سنی۔ سکھ اس بات کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ جو تعلیم ہمیں پیش کی گئی ہے وہ ہماری آنکھوں سے اوجھل تھی۔ اور ہمیں بھولا ہوا سبق یاد کرایا گیا ہے جو ہمیں برسوں یاد رہے گا۔

دوسرے دن پھر حسب پروگرام جلسہ کیا گیا۔ مولوی عبد المالک خانصاحب نے پیغام صلح کی روشنی میں ہندو مسلم اتحاد پر ایک برجستہ تقریر کی۔ اور ہندو مسلم نفاق کی وجوہات بیان کیں۔ اور کہا کہ ہمارے فسادات اسی لئے ہوتے ہیں۔ کہ ہم ایک دوسرے کے بزرگوں کی عزت نہیں کرتے۔ اس جلسہ میں بہت سے کانگرسی بھی شامل ہوئے۔ جو بہت محظوظ ہوئے۔

اس کے بعد خاکسار کو موقعہ ملا۔ میں نے اپنی تقریر میں بتایا۔ کہ ہم اس لئے لڑتے ہیں۔ کہ ہمیں ایک دوسرے کی تعلیم سے ناواقفیت ہے۔ اس پر میں نے حضرت باوا نانک رح کی سیرت کے چند واقعات پیش کئے اور بتایا۔ کہ حضرت باوا نانک صاحب ہندو مسلمان میں یگانگت پیدا کرنے کے لئے آئے تھے۔ انہوں نے مسلمان کیسا ہونا چاہئیے۔ قاضی کیسا ہونا چاہئیے۔ اور پنڈت کیسا ہونا چاہئیے کھول کھول کر بیان کیا ہے۔ اس تقریر کا خلاصہ یہ تھا کہ حضرت باوا نانک رح دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے آئے تھے۔ جلسہ کے اختتام پر صدر جلسہ ڈاکٹر اتری صاحب آریہ سماجی نے کہا:۔

"میرا دل نہیں چاہتا۔ کہ میں ان تقریروں کو سنکر جس میں انہوں نے تمام مذاہب کا محبت بھرے الفاظ میں ذکر کیا ہے کچھ بولوں۔ کیونکہ میں ڈرتا ہوں۔ کہ کہیں اس روحانی پیغام کا اثر جو میرے دل پر ہوا ہے سانس کے ذریعہ نکل نہ جائے۔ ان بزرگوں کے اس عظیم الشان کام کا شکریہ ادا کرنا ضروری ہے۔ اس لئے میں ان تقریروں کو سنکر کہتا ہوں۔ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور کرشن علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام۔ اور باوا نانک رح خدا کی طرف سے تھے۔ ان سب کی عظمت کرنے میں روح کو شانتی حاصل ہو سکتی ہے۔ ان تقریروں کی یاد جھانسی والوں کو برسوں تک رہے گی اور ممکن نہیں کہ ان کے بعد جھانسی میں کوئی اور تقریر ایسا رنگ پیدا کر سکے۔ جھانسی ہمیشہ ان کی آمد کی منتظر رہے گی میری اور جھانسی والوں کی دعا ہے کہ جس طرح ان بزرگوں کو خدا نے کامیاب کیا ہے۔ اسی طرح ان فاضل مقرروں کو خدا کامیاب کرے۔ اور اہل جھانسی ہمیشہ ان پرچارکوں کی اسی طرح منتظر رہے گی جس طرح تاریکی کے بعد سورج نکلنے کی دنیا منتظر رہتی ہے۔ یہ لوگ مثل آفتاب کے ہیں جن سے روشنی کی امید کی جا سکتی ہے۔ فی الحقیقت ہمارے گرنے کا یہی سبب ہے کہ ہم نے بزرگوں کو چھوڑ دیا ہے"

آپ کے بعد سردار پرتاپ سنگھ صاحب اور حکیم ریاض الدین صاحب نے ہمارا شکریہ ادا کیا۔ سکھ صاحبان کی خوشی کا یہ عالم تھا۔ کہ ایک معمر سکھ ہمیں ملنے کے لئے آیا۔ اور اس نے صاف الفاظ میں کہا:۔

"فی الحقیقت مجھے گیانی صاحب کی تقریر نے آج اس حقیقت کے تسلیم کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ کہ قادیان میں خدا کا ایک نور آیا ہے۔ اور اللہ نے ہم پر رحم کیا ہے۔ اس خدا کے نور نے گورو بابا نانک رض کی وہ عزت کی ہے۔ جو سکھ بھی نہیں کرتے"

ڈاکٹر پرتاپ سنگھ صاحب نے ہمیں ایک پر تکلف چائے کی دعوت دی اور پانچ روپے ہماری نذر کئے۔ جو ہم نے لینے سے انکار کیا۔ آخر ان کے بہت اصرار پر روپے ریزرو فنڈ میں جمع کرانے کے لئے مقامی دوست غلام احمد صاحب نے وصول کئے۔ اور صدر انجمن احمدیہ کی رسید ان کو دیدی گئی۔

عبد الباری صاحب وکیل نے بھی ہمیں چائے اور کھانے کی دعوت دی۔ ہماری تقادیر سے وہ بہت ہی متاثر ہوئے اور انہوں نے حضرت بابا نانک رح کے بعض شبد بھی مجھ سے سنکر نقل کئے۔ آپکے مکان پر ایک کانگرسی صاحب سے نہایت محبت بھرے طریق پر آہنسا کے مسئلہ پر تبادلہ خیالات بھی ہوا۔ جو دو گھنٹے تک جاری رہا۔ وکیل صاحب کو بھی وقتاً فوقتاً ان سے سوال کرنے پر تبلیغ کی گئی اور ہمارا نظریہ پیش کیا گیا۔ اس کے بعد ہم ۲ بجے کو جھانسی سے بھوپال روانہ ہو گئے ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مضافات قادیان میں تبلیغ احمدیت

ماہ تبوک میں ایک سو اکیس اشخاص داخل احمدیت ہوئے

گذشتہ مہینے یعنی ماہ تبوک ۱۳۱۹ ہش مطابق ستمبر ۴۰ء میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے ایک سو اکیس اشخاص نے بیعت کی۔ جن میں سے ایک صاحب معزز سرکاری افسر ہیں۔ اور ایک نمبردار ہیں۔

نئی جماعتیں

اس ماہ میں تین ایسے نئے دیہات ہیں احمدی ہوئے ہیں۔ جہاں پہلے کوئی احمدی نہ تھا۔

مبلغین

اس ماہ میں مبلغین نے سری گوبندپور بٹالہ۔ فتح گڑھ چوڑیاں۔ بیٹ راوی گورداسپور۔ کاہنووان دو سوہ میں تبلیغی فرائض سرانجام دیئے۔

تبلیغی وفود

دعوت عامہ کی تحریک کے ماتحت اس ماہ ٹیس مختلف حلقہ جات میں اکیس وفود تبلیغ کے لئے بھیجے گئے۔ کل چونتیس اشخاص تھے۔ اکثر احباب نے تندہی اور کوشش سے کام کیا۔

مخالفین کی کوششیں

اس ماہ احرار نے موضع گھمن کلاں پکیوال۔ سجانپور۔ ڈلہوزی اور بٹالہ میں جلسے کر کے ہمارے خلاف حسب دستور عیب چینی اور دشنام دہی سے کام لیا۔ جس کا کوئی خاص اثر نہیں ہوا۔ موضع گھمن کلاں میں احراری جلسوں سے پہلے صرف ایک احمدی ہوا تھا۔ اب دو اور اشخاص نے بیعت کر لی ہے۔ پکیوال میں احراری مولوی بوجہ اپنی بدزبانی اور شرارت کے ذلیل ہو کر نکلا۔ شرفاء گاؤں نے اس سے نفرت کا اظہار کیا۔

دورہ نگران صاحب اعلےٰ

اس ماہ میں نے مندرجہ ذیل مقامات کا دورہ کیا۔

کاہنووان دوبار۔ گورداسپور سہ بار۔ چوہدری والہ۔ نورپور۔ سری گوبندپور دو بار۔ غازی کوٹ۔ ڈھپئی دو بار۔ شینہ بھٹیاں۔ نگول۔ طالب پور۔

نائب نگران مولوی دل محمد صاحب بھی دورہ میں شریک رہے۔ اور ایک دفعہ ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ بھی میرے ساتھ دورہ پر تشریف لے گئے۔

واقعات

شینہ بھٹیاں کے احمدیوں کے بیل سکھوں نے چوری کئے۔ جب مال مسروقہ کو موضع کنڈیلہ میں ایک کماد کے کھیت سے مالکان نے جا پکڑا تو چوروں نے ان کو زدوکوب کیا اور مال دوبارہ ان سے چھین کر لے گئے کیس جاری ہے۔

دیوانی وال کے احمدیوں کو ان کے اپنے کھیت سے فصل کاٹنے سے مخالفین نے جبراً منع کیا۔ وہ خود زبردستی ان کی فصل کاٹ کر لے جانا چاہتے تھے۔ اس پر کوشش کر کے ان کو فصل دلائی گئی۔ مگر مخالفین کی شرارت تاحال جاری ہے۔

چوہدری والہ میں ایک مخالف سلسلہ نو احمدیوں کو تنگ کر رہا ہے۔ اور ان کو مسجد میں نماز پڑھنے سے روکا ہوا ہے مالیہ میں ایک غیر احمدی کی مدد کی گئی میلیوالی کے دو فریق کی آپس میں سخت لڑائی ہو گئی تھی۔ اور دفعہ ۳۲۴ کا کیس عدالت میں چل رہا تھا چونکہ ایک فریق احمدی تھا۔ اس لئے فریقین میں صلح کرا دی گئی۔ علاقہ سری گوبندپور میں احرار کے لیکچر دینے اور منافرت پھیلانے سے ماڑی بچیاں میں ایک احمدی دکاندار پر جب کہ وہ اپنی دکان میں بیٹھا ہوا تھا۔ مخالفین نے اندر جا کر حملہ کر دیا۔ اور اس کو سخت زدوکوب کیا۔ اس کے بعد سری گوبندپور میں احرار نے احمدیوں کے خلاف شورش پیدا کی۔ اور عتیق الرحمٰن مرتد اور ملا عنایت اللہ نے سخت بدزبانی سے کام لیا۔ وہاں انصاف پسند مسلمان ہندو اور سکھ شرفاء ان لوگوں کی دشنام دہی پر انگشت بدنداں ہیں۔

شکریہ

میں تمام ان احباب کا جو اس مہینہ میں بنہ رمار یوزہ یا مہینے کے لئے صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب مہتمم دعوت عامہ کی تحریک کے ماتحت تبلیغ کر کے آئے ہیں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ نیز ان احباب کا بھی شکریہ ادا کیا جاتا ہے جو باقاعدہ ہمیں چندہ بھیج رہے ہیں۔ جو احباب باوجود وعدے کے باقاعدہ چندہ نہیں بھجوا رہے ان کو یاد دہانی کرائی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے وعدہ کا ایفا کریں۔ تا تبلیغ کی ضروریات پوری ہو سکیں۔ اس مہینہ میں بجائے تین صد روپیہ کے آمد صرف -/۱۲/۱۵۴ روپیہ ہوئی ہے۔ گذشتہ ماہ یعنی ظہور میں بیعت کنندگان کی تعداد ۲۰۱ نفوس تھی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دوست ایک مہینہ زور دے کر کام کرتے ہیں۔ اور جب اس میں خاص کامیابی ہو جاتی ہے۔ تو دوسرے مہینے میں سست ہو جاتے ہیں یہ درست نہیں ہے۔ مومن کا ہر قدم بڑھنا چاہیئے۔ اگست میں ۲۰۱ آدمیوں نے بیعت کی ہے۔ اس دفعہ جو کمی واقعہ ہوئی ہے۔ اس کی خاص وجہ نظر نہیں آتی۔ سوائے اس کے کہ کہا جائے کہ گذشتہ ماہ کی کامیابی سے سستی واقع ہو گئی ہے۔ تبلیغ پر زور دینے کے علاوہ دعاؤں پر خاص زور دیا جائے۔ اللہ تعالےٰ لوگوں کے دلوں کو کھولتا چلا جاتا ہے۔ اور کئی لوگ اپنی رؤیا اور کشوف کے ذریعہ احمدی ہو جاتے ہیں۔

فتح محمد سیال (نگران علاقہ مغربی و جنوبی)

صحیح پتے مطلوب ہیں

مندرجہ ذیل احباب کی طرف سے سال حال میں یعنی مئی سے لے کر اب تک چندہ وصول نہیں ہوا۔ اور نہ ہی کوئی اطلاع ان کی طرف سے آئی ہے۔ حالانکہ دو دفعہ یاد دہانی کی جا چکی ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ غالباً کسی دوسری جگہ تبدیل ہو کر وہاں کی جماعت میں شامل ہو گئے ہیں۔ براہ مہربانی وہ خود یا جن جماعتوں میں شامل ہوئے ہوں۔ وہ اطلاع دیں۔ کہ ان کا تبدیل شدہ پتہ کیا ہے۔ اور وہ کن جماعتوں میں شامل ہیں۔ اگر پندرہ دن کے اندر جواب نہ آیا۔ تو سمجھا جائے گا۔ کہ ان کا موجودہ پتہ درست ہے۔ مگر انہوں نے کسی اور خاص وجہ سے ہماری چٹھیوں کا جواب نہیں دیا ہے۔ پھر ان سے براہ راست دریافت کیا جائے گا۔

نوٹ:۔ پہلے سو ناموں کے لئے دیکھو اخبار الفضل مورخہ ۴-۶ اخاء مطابق ۴-۶ اکتوبر

۱۰۱۔ میاں فتح الدین صاحب احمدی بمقام چک سادہ ڈاکخانہ خاص ضلع ہوشیارپور

۱۰۲۔ میاں مبارک احمد صاحب پٹواری مقام ڈھڈیال امرتسر

۱۰۳۔ Abdul Karim Arabic Teacher D. B High School Sharialagalab Distt: Jhelum

۱۰۴۔ بابو صفدر جنگ ہمایوں صاحب اوورسیر معرفت پوسٹ ماسٹر جولانا جیند سٹیٹ

۱۰۵۔ فضل محمد صاحب اول مدرس بلیکے نارو ڈاکخانہ پاک پٹن ضلع منٹگمری

۱۰۶۔ Haji Sarajuddin Sahib Near Post office Warburton Distt: Sheikhupura

۱۰۷۔ بشیر حسین صاحب احمدی انچارج بی۔ سی۔ جی۔ اے فارم چک ۱۲ ڈاکخانہ رتی اسٹیشن ضلع سکھر سندھ۔

۱۰۸۔ مولوی حمید اللہ خان صاحب احمدی عربک ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول بمقام چونیاں ضلع لاہور (باقی)

(ناظر بیت المال قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

126

باجلاس جناب شیخ فاروق احمد صاحب صابی - اے - ایل ایل بی
سب جج بہادر نواں شہر ضلع جالندھر

برکت رام ولد رلا رام برہمن ساکن بیلہ مدعی تحصیل نواں شہر

بنام

عبدالعزیز - میمن - غلام محمد پسران فضلے شاہ ذات فقیر مداری ساکن ملہ سوبڈیان مدعا علیہم -

دعویٰ استقرار حق اراضی

مقدمہ مندرجہ عنوان میں درخواست و بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے کہ مدعا علیہما ئے تعمیل سمن سے گریز کرتے ہیں لہذا ان کے خلاف اشتہار اخبار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہم ہائے ۱۰/۱۴ کو حاضر عدالت ہو کر پیروی جوابدہی مقدمہ نہ کریں گے تو اس کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی - ۱۰/۱۴

آج اشتہار ۱۰/۱۴ کو دستخط ہمارے اور مہر عدالت جاری کیا گیا - ۱۰/۱۴

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

کشمیر کا ارزاں مال

صاحبان آپ کو معلوم ہے کہ سوپور کشمیر کے پٹو چار خانہ لوئیاں و پٹو ملیدہ خودرنگ دنیا بھر میں شہرت رکھتے ہیں - ایک دفعہ آزما کر ملاحظہ فرمائیں -

لوئی خودرنگ دوبری درجہ اول طول - ۸ گز عرض ۱۲ گرہ ۶ لوئی خودرنگ دوبری درجہ دوم - ۸ گز ۱۲ گرہ ۵ لوئی سفید درجہ اول دوبری - ۸ گز ۱۲ گرہ ۶ تا ۸ لوئی خودرنگ ایک بری سرخ کناری والی - ۸ گز ۱/۲ ۱ گرہ ۶ یا سبز کناری والی -

پٹو ملیدہ خودرنگ درجہ اول طول - ۸ گز عرض ۹ گرہ ۴ پٹو ملیدہ خودرنگ درجہ دوم - ۸ گز ۹ گرہ ۳ پٹو چار خانہ برائے سوٹ فرانشی ۸ گز ۱۲ گرہ ۶ پٹو چار خانہ برائے سوٹ درجہ اول ۸ گز ۱۲ گرہ ۵ پٹو چار خانہ درجہ دوم ۸ گز ۱۲ گرہ للوبند سلاجیت فی تولہ ۸ زعفران خالص فی تولہ ۳ علاوہ اس کے ہر قسم کا اونی مال تیار ہوتا ہے - آرڈر دے کر مشکور فرمائیں -

جی - ایم شال ایجنسی سوپور (کشمیر)

پرانے گرم کوٹ و کمبل

ہر سال ہندوستان بھر میں سب سے زیادہ ہمارا مال کھپت ہوتا ہے - ہمارے ہزاروں مستقل خریدار ہر سال نفع سے مالامال ہوتے ہیں کیونکہ ہم بہترین کوالٹی کا مال کم سے کم نرخوں پر سپلائی کرنے کی گارنٹی کرتے ہیں - ہر قسم کے کوٹ واسکوٹ جیسٹر اور کمبل جو دوسری جگہ ہمارے نرخوں سے ڈبل قیمت پر بھی نہیں مل سکتے - آج ہی ۱۱-۴۰-۱۹ تک نرخنامہ منگوا کر آزمائشی آرڈر دیویں -

مینیجر مہیش راج اینڈ کمپنی سوداگران کوٹ کراچی

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کے مجرب نسخہ جات
آپ کے شاگرد کی دوکان سے

حبوب عنبری

یہ گولیاں عنبر - مشک - موتی زعفران اور دیگر قیمتی اجزاء سے مرکب ہیں - ان گولیوں کا استعمال ان لوگوں کے لئے ہے - جن کی قوت رجولیت کم ہو چکی ہو - اعصاب سرد پڑ گئے ہوں - دل ٹھنڈا ہو گیا ہو - سرور مٹ گیا ہو - چہرہ بے رونق حافظہ کمزور اعضاء رئیسہ سرد پڑ چکے ہوں - کمر درد کرتا ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو ایسی حالت میں حبوب عنبری کا استعمال بجلی کا اثر دکھاتا ہے - گئی ہوئی قوت واپس آ جاتی ہے - دل میں خوشی و سرور پیدا ہوتا ہے - اعصاب یعنی پٹھے طاقتور ہو جاتے ہیں اعضائے رئیسہ و شریفہ دل و دماغ طاقتور ہو جاتے ہیں جسم فربہ چست و چالاک ہو جاتا ہے - گویا ضعیفی کی دشمن ہے - جوانی کی محافظ ہے - جائزہ لے کر چند آرڈر روانہ کریں - حبوب عنبری کے ایک بار کھانے سے چالیس سال تک مقوی ادویات سے چھٹی ہو جاتی ہے - قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی پندرہ روپے (۱۵ع)

حب مفید النساء

یہ گولیاں عورتوں کی مشکل کشا ہیں - ان کے استعمال سے ایام ماہواری کی بیقاعدگی کم آنا - زیادہ آنا - نلوں میں درد - کولہوں کا درد - متلی قے چہرہ کی بے رونقی چہرہ کی چھائیاں - ہاتھ پاؤں کی جلن - اولاد کا نہ ہونا - وغیرہ سب امراض دور ہوتے ہیں - اور بفضل خدا اولاد کا منہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے - قیمت ایک ماہ کی خوراک دو روپے ۲ع

مفرح مروارید عنبری

یہ ان قیمتی اجزاء سے مرکب ہے - موتی یاقوت - زہر مہرہ خطائی - عنبر اشہب کستوری نیپالی - کشتہ مرجان - کشتہ یشب - زعفران وغیرہ یہ بے نظیر مرکب دل و دماغ جگر کو طاقت دیتی ہے - حافظہ کو بڑھاتی ہے خفقان نسیان کی دشمن ہے - خون کی کمی سر کے چکروں کو دور کرتی ہے - دل میں خوشی و سرور پیدا کرتی ہے - دماغی کام کرنے والوں کیلئے اکسیر صفت ہے - دل کو قوی - بدن کو موٹا اور چہرہ کو بارونق بناتی ہے - ایسی مستورات جن کا دل دھڑکتا ہو - ان کے لئے مسیحائی کا اثر رکھتی ہے - ایام ماہواری کی کمی کو اصلی حالت پر لاتی ہے - بوڑھے جوان - مرد - عورت سب کے لئے اکسیر ثابت ہو چکی ہے - قیمت فی ڈبیہ پانچ تولہ تین روپے بارہ آنہ

تریاق معدہ و امعاء

یہ ایسا لاجواب مفید ترین پوڈر ہے جس کے استعمال سے پیٹ کی ہر قسم کی شکایت کافور ہو جاتی ہے - درد شکم - اپھارہ - بدہضمی - گڑگڑاہٹ کھٹے ڈکار - متلی - قے بار بار پاخانہ آنا اور ہیضہ کے لئے تو اکسیر اعظم ہے - اس کا ہر گھر میں رہنا اشد ضروری ہے - نیز ہر موسم میں اس کی ضرورت رہتی ہے - مندرجہ بالا بیماریوں کا تریاق ہے - قیمت دو اونس کی شیشی ۱۲/ محصول ڈاک علاوہ

المشتہر - حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاول نور الدین اعظم رضؓ

اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان ..

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۶ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ہندوستان کے آئندہ وائسرائے سر جان ریتھ ہونگے۔ انہیں پہلے لارڈ بنایا جائیگا۔ اور پھر لارڈ لنلتھگو کا جانشین

وزارت بحری کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ بحیرۂ ہند میں اٹلی کی ایک آبدوز غرق کر دی گئی ہے۔ اس پر تین حملے کئے گئے۔

ٹوکیو ۶ اکتوبر۔ جاپانی اخبارات نے اپنی حکومت کو مشورہ دیا ہے کہ اگر برطانیہ برما روڈ کو کھول دے تو اسے بمباری کر کے تباہ کر دیا جائے۔ اگر یہ سڑک کھول دی گئی۔ تو جاپان کے لئے سوائے اس کے چارہ نہ ہوگا کہ مشرق میں برطانیہ کے فوجی اثر و رسوخ کو ختم کر کے دم لے۔

لنڈن ۶ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ اٹلی کی فوجیں البانیہ میں یونان کی سرحد کے ساتھ ساتھ جمع ہو رہی ہیں۔ یونان بھی اپنے علاقہ کی حفاظت کے لئے زبردست تیاریاں کر رہا ہے۔

بخارسٹ ۶ اکتوبر۔ آج رومانیہ کی آئرن گارڈ پارٹی کے ایک لاکھ ممبروں نے شہر میں زبردست مظاہرے کئے۔ جرمن بھی ان میں شامل تھے۔ آخر میں وزیر اعظم نے ایک تقریر کی۔

لنڈن ۶ اکتوبر۔ یورپ سے تجارت اب چونکہ قریباً بند ہو چکی ہے۔ اس لئے برطانیہ نے ایک لاکھ ٹن وزنی جہاز جنوبی امریکہ کو مال لے جانے اور لانے کے لئے مخصوص کر دیئے ہیں۔ اب برطانیہ تمام مال شمالی و جنوبی امریکہ سے منگوایا کرے گا۔

فیسسٹ پارٹی نے اعلان کیا ہے۔ کہ اطالوی افواج ۲۰ اکتوبر کو سالانہ پریڈ کریں گی۔ اس میں شرکت کے لئے سپین اور رومانیہ کے فوجی والنٹیر بھی آرہے ہیں۔

واشنگٹن ۶ اکتوبر۔ امریکہ نے بحری لام بند کا اعلان کر دیا ہے۔ بحری بیڑے کے ریزرو دستے جن کی تعداد ۴۲ ہزار ہے۔ بلا لئے گئے ہیں۔ بحری

محکمہ کے وزیر کرنل ناکس نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہم کسی حکومت کے خلاف نہیں ہیں۔ لیکن اگر ضرورت ہوئی تو بحر اسکاہل اور بحر اوقیانوس دونو جگہ کامیابی سے جنگ کریں گے۔

لنڈن ۶ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ستمبر کے مہینہ میں جرمن طیاروں نے لنڈن پر اکاد کا ساڑھے تین ہزار حملے کئے۔ اور ہر رات ساڑھے پانچ ہزار من بم گراتے رہے۔ مگر لنڈن کے باشندوں میں کوئی گھبراہٹ نہیں۔ سامان جنگ کی تیاری میں بھی کوئی خاص رکاوٹ نہیں ہوئی۔ وارسا کے مقابلہ میں نقصان جان و مال بھی بہت کم ہوا ہے۔

شملہ ۶ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ وائٹ ہال۔ حکومت ہند اور صوبائی حکومتوں میں پھر مشورے ہو رہے ہیں اور خیال کیا جاتا ہے کہ ہندوستان سے سمجھوتہ کے لئے عنقریب ایک نیا فارمولا پیش ہونے کو ہے۔ یہ بھی خیال ہے کہ ملاقاتوں کا دورہ پھر سے شروع ہوگا۔ وزیر ہند عنقریب ہاؤس آف کامنز میں ایک اہم بیان دیں گے

طہران ۱ اکتوبر۔ طہران تبریز ریلوے لائن زنجان تک مکمل ہو گئی۔ اس کا طول ۱۳۶ میل ہے۔ کل سرکاری ارکان نے اس کا افتتاح کیا۔

لنڈن ۶ اکتوبر۔ اب جو جرمن بمبار طیارے برطانیہ پر حملہ کرنے آتے ہیں۔ ان کے ساتھ ان سے پانچ گنا تعداد میں لڑنے والے جہاز ہوتے ہیں۔ یہ بھی برطانیہ کے مقابلہ پر ان کی ناکامی کی دلیل ہے۔

لنڈن ۶ اکتوبر۔ جرمن ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ آئندہ موسم بہار میں ۱۴ سے ۱۷ سال کی عمر کے نوجوان غیر کمشن یافتہ سپاہیوں کی تربیت کے لئے بھرتی کئے جائیں گے۔

لاہور ۷ اکتوبر۔ ضلع شیخوپورہ کے ایک گاؤں میں آج کل اکالی پولیٹیکل کانفرنس بصدارت ماسٹر اجیت سنگھ صاحب ہو رہی ہے۔ صاحب صدر نے تقریر کرتے ہوئے آج ان شکایتوں کا ذکر کیا۔ جو سکھوں کو کانگرس سے ہیں اور اس امر کا اظہار کیا کہ کانگرس ان کے بارہ میں سخت لاپرواہی سے کام لے رہی ہے۔ انہوں نے کہا اگر کانگرس سکھوں کو اپنے ساتھ رکھنا چاہتی ہے تو اسے چاہیئے کہ سکھ جو کچھ چاہتے ہیں مان لے۔ اہنسا کے متعلق بھی آپ نے اظہار خیال کیا اور کہا کہ سکھ کرپان رکھنا کسی صورت میں بھی ترک نہیں کر سکتے کیونکہ یہ ان کا مذہبی نشان ہے

کلکتہ ۷ اکتوبر۔ مسٹر مہادیو ڈیسائی آج مسٹر سبھاش چندر بوس سے پریذیڈنسی جیل میں ملاقات کرنے کے بعد وارجلنگ واپس چلے گئے۔ اخبار کے نمائندوں سے انہوں نے کہا کہ میری ملاقات کوئی سیاسی اہمیت نہیں رکھتی لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ وہ گاندھی جی کے نام مسٹر بوس کا کوئی اہم پیغام لے کر گئے ہیں اور پھر بہت جلد کلکتہ آئیں گے جانے سے پہلے انہوں نے ڈاکٹر ٹیگور سے بھی ملاقات کی۔ ان کی صحت اب اچھی ہے۔

شملہ ۷ اکتوبر۔ شملہ کا موسم ختم ہو رہا ہے اور بہت سے سرکاری افسر دہلی پہنچ چکے ہیں۔ حضور وائسرائے شملہ سے ۲۵ اکتوبر جمعہ کو کشمیر جائینگے آج تیسرے پہر حضور وائسرائے نے اپنے محل میں ایک پارٹی دی جس میں ۲ سو مہمان شامل ہوئے۔

دہلی ۷ اکتوبر۔ صوبہ سرحد کے ہوائی جہاز فنڈ میں ایک لاکھ سے زیادہ روپیہ جمع ہو چکا ہے۔ برما کے جنگی فنڈ میں ۴۰ لاکھ سے اوپر روپے آ چکے ہیں۔

بمبئی ۷ اکتوبر۔ بمبئی کی فرانسیسی نیشنل کمیٹی نے آج فرانس کی آزادی کے لئے لوگوں سے چندہ کی اپیل کی۔ جنرل ڈیگال نے ہمدردی کا پیغام بھیجتے ہوئے اس امر کا اظہار کیا ہے کہ کمیٹی کو روپیہ کی سخت ضرورت ہے اس سلسلہ میں دو فنڈ کھولے گئے ہیں ایک ہتھیار خریدنے کے لئے اور دوسرا فرانسیسی والنٹیروں کے لئے۔

لنڈن ۷ اکتوبر۔ خیال کیا جاتا ہے کہ جرمنی اور اٹلی پھر صلح کی شرائط پیش کرنے والے ہیں۔ شرائط کی عدم منظوری کی صورت میں اٹلی مصر پر بڑے زور سے حملہ کر دے گا۔ کہا جاتا ہے کہ البانیہ کی سرحد پر بہت سی اطالوی فوجیں اکٹھی ہو چکی ہیں۔ ادھر جرمن فوجیں بڑی کثرت سے رومانیہ پہنچ رہی ہیں چنانچہ برلن کے سرکاری حلقوں نے بھی اس خبر کو درست تسلیم کیا ہے۔

لنڈن ۷ اکتوبر۔ جاپان کے فارن منسٹر نے آج ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ اٹلی اور جرمنی کے ساتھ جاپان کے معاہدے کا یہ مطلب نہیں کہ جاپان فوراً لڑائی میں کود پڑے گا۔

لنڈن ۷ اکتوبر۔ برطانیہ میں کل رات امن رہا مگر آج صبح سے پھر زور سے ہوائی حملے ہو رہے ہیں۔ دشمن کے دو بمبار اور ایک شکاری جہاز گرا لئے گئے۔ آج زیادہ زور جنوب مشرقی کنارہ پر رہا۔ لنڈن میں بھی ایک دو بار خطرے کا الارم ہوا۔ اور دشمن نے چند بم گرائے جس سے بعض مکانات کو نقصان پہنچا۔

لنڈن ۷ اکتوبر۔ جاپان نے امریکہ کو جو دھمکی دی ہے اس پر امریکہ کے سرکاری حلقے بہت ہنس رہے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ چین کی لڑائی میں تین سال تک الجھے رہنے کی وجہ سے جاپان کی حالت بہت خراب ہے

رنگون ۷ اکتوبر۔ برما کے ہوم منسٹر نے اعلان کیا ہے کہ ۲۷ ہندوستانی ایک فرقہ وارانہ دو سکھ سلسلہ ممبر ان اینگلو انڈین کو سکرٹری مقرر کئے گئے ہیں۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah